اُعدا کے مکر و شر کا نشانہ بنے حسنؑ | بہنوں کو ساتھ لے کے چلے جانبِ وطن
رخصت جو کرنے آئے تھے کوفے کے مرد و زن | سب کی زباں پہ تھے یہ عقیدت نما سخن

سبطِ رسولؐ جا رہے ہیں ہم سے دور آپ
وعدہ کریں کہ آئیں گے کوفے ضرور آپ

بولے حسینؑ اے مرے غمخوار کوفیو | وعدہ کرو یہ تم بھی وفادار کوفیو
بھولو گے اپنے عہد نہ اقرار کوفیو | بھیجو جو ہمیں سفیر طلبگار کوفیو

گلیوں میں بے وفائی کا نقشہ نہ کھینچنا
پاؤں میں رسی باندھ کے لاشہ نہ کھینچنا

آئیگا ایک روز یہاں میرا کارواں | ہوں گی برہنہ سر سرِ بازار بی بیاں
بچوں کی گردنوں میں کسی ہوں گی رسیاں | لوہے میں جکڑا ہوگا مریض ایک ناتواں

نیزہ دلِ رسولؐ خدا پر نہ مارنا
سر پر کسی شہید کے پتھر نہ مارنا

خاموش ہو ظہورؔ مناسب ہے اختصار | غم سے ہیں روزہ دار و عزادار بیقرار
الفاظ تیرے بن کے ہوئے ہیں دلوں کے پار | کل مومنوں کے حق میں دعا کر بانکسار

ہر قیدِ اضطراب و الم سے رہائی ہو
سب دولتیں نصیب ہوں جاؤ کمائی ہو

مرثیہ

www.emarsiya.com

کہتے ہیں کہ جب شاہ کی رحلت کی شب آئی | یعنی شہِ مرداں کی شہادت کی شب آئی
روپوشیِ خورشیدِ امامت کی شب آئی | پہلے ہی قیامت سے قیامت کی شب آئی

تھا حشر جو ماتم کدۂ شیرِ خدا میں
مولا کے مولائی بھی تھے مشغول بکا میں

بند آپ کی آنکھیں تھیں جو شدت سے ورم کی | مولا تھے کہ تصویر تھے ظلم اور ستم کی
ظاہر تھی علامت سفرِ ملکِ عدم کی | چہرے پہ نظر تھی حرمِ شاہِ امم کی

آثار یتیمی تھے جو معصوم دلوں پر
شمشیرِ الم چلتی تھی مغموم دلوں پر

تھے ضعف سے خاموش کہ غش حیدرِ صفدرؑ | دل میں جو اٹھا درد تڑپنے لگے سرور
آہستہ یہ فرمایا کہاں ہیں مرے دلبر | ہے کوچ کی ساعت ہمیں رخصت کریں آکر

ہے اپنی طلب محفلِ تسلیم و رضا میں
جانا ہے ہمیں خدمتِ محبوبِ خدا میں

روتے ہوئے فرزند بڑھے باپ کی جانب | فرمانے لگے پیار انھیں سیدِ غالب!
یاد آتے تھے جس لال کے مولا کو مصائب | تسکین اسے دیتے تھے بالفاظِ مناسب
کہتے تھے جہاں خانۂ راحت نہیں پیارو
ایمان سے بہتر کوئی دولت نہیں پیارو

اسلام کی خدمت سے کبھی منہ نہ پھرانا | خوشنودیٔ خالق کے لیے جان لڑانا
ممکن ہو تو دشمن کے بھی دل کو نہ دکھانا | جو تم کو ستاتا ہو اسے بھی نہ ستانا
مشہور زمانے میں ہو ایثار تمہارا
بے شک ہو بے داغ ہو کردار تمہارا

جب مل چکے بیٹوں سے تو بیٹی کو بلایا | کلثومؑ و رقیہؑ کو کلیجے سے لگایا
زینبؑ کو جو گریاں اسد اللہ نے پایا | بیتاب ہوئے رنج سے دل غم سے بھر آیا
حالت ہوئی تغیرِ پیغمبرؐ کے وحی کی
یوں روئے کہ بھرا گئی آواز علیؑ کی

چومے کبھی بازو کبھی سر اور کلائی | گھبرا کے یہ کہنے لگی معصومہ کی جائی
بابا یہ حقیقت نہ سمجھ میں مری آئی | کیوں چومتے ہیں بازو مرے آپ کے فدائی
فرمایا کہ چادر تیری لوٹیں گے ستمگر
ان بازوؤں میں رسیاں باندھیں گے ستمگر

www.emarsiya.com

دل تھام کے پھر بولے کہ زینبؑ جگر افگار | شبیرؑ سے زہراؑ کی کمائی ہے خبردار
زینبؑ تجھے بلوے میں پھرائیں گے جفاکار | بیٹی میں تجھے دیکھ رہا ہوں سرِ دربار
ہر چند ترے ساتھ مری روح رہے گی
دروں سے تری پشت بھی مجروح رہے گی

پھر جعفرِ طیار کے بیٹے کو بلا کر | شفقت سے یہ فرمانے لگے فاتحِ خیبر
عبداللہ اگر چھوڑے مدینہ مرا دلبر | زینبؑ کو بھی تم بھیجنا ہمراہِ برادر
شبیرؑ کے ہمراہ اگر جائے گی زینبؑ
بیووں کو مدینے میں تو لے آئیگی زینبؑ

یہ کلمۂ حسرت جو علیؑ نے کیا ارشاد | مصروف ہوئی گریہ و ماتم میں سب اولاد
مولا نے اسی حال میں پوتے کو کیا یاد | فرمایا کہ لاؤ ہے کہاں سیدِ سجادؑ
سجادؑ مرا فخر ہے ہمنامِ علیؑ ہے
محبوسِ بلا قافلہ سالار یہی ہے

سجادؑ کو لپٹا چکے سینے سے جو مولاؑ | پنڈلی کو کلائی کو گلے کو کبھی چوما
فرمایا کہ سجادؑ سنو غور سے بیٹا | وقت آئیگا تم پر جو کسی پر بھی نہ آیا
بیٹا کبھی غصے کو قریب آنے نہ دینا
نقصان مگر دین کو پہنچنے نہ دینا

دیکھو میں علیؑ ہوں مری گردن بھی بندھی تھی | اعدا نے کمر ظلم و تشدد پہ کسی تھی
ہنگام تھا ایک ایسا ایک ایسی بھی گھڑی تھی | دادی بھی تمہاری سرِ دربار گئی تھی
آلام کی شدت سے نہ گھبرائیو پیارے
ماں بہنوں کو دربار میں لے جائیو پیارے

یہ کہہ کے جو غش ہو گئے سلطانِ دو عالم | زینبؑ نے حسنؑ سے کہا رو رو کے بصد غم
دیکھو تو ذرا نبض کہ کچھ درد ہوا کم | چلائے حسنؑ لٹ گئے برباد ہوئے ہم
دستارِ امامت مرے سر دھر گئے بابا
زینبؑ سوئے فردوس سفر کر گئے بابا

زینبؑ نے تڑپ کر کہا خالق کی دوہائی | بابا سوئے فردوس گئے رہ گئی جائی
اب زرغۂ اعدا میں ہے زہراؑ کی کمائی | ماہِ رمضاں میں ہوئی بابا سے جدائی
دل ڈھونڈے گا بابا کو مگر دید نہ ہوگی
افسوس کہ اب اپنی کبھی عید نہ ہوگی

دنیا سے کیا کوچ جو سلطانِ جناں نے | سر کھول دیا حضرتِ عباسؑ کی ماں نے
ماتم کیا مولاؑ کا جو ہر پیر و جواں نے | عالم تہ و بالا کیا فریاد و فغاں نے
تھا ہوش سروپا نہ گرفتارِ محن کو
غش آ گیا صدمے سے حسینؑ اور حسنؑ کو

www.emarsiya.com

ہر صاحبِ ماتم کا تقاضہ ہے بُرا حال | کلثومؑ و رقیہؑ کا بتائے کوئی کیا حال
زینبؑ کا بیاں کیسے کریں اہلِ عزا حال | عباسؑ سے بہنوں کا جو دیکھا نہ گیا حال
رو کر اسد اللہ کے پاؤں پہ دھرے ہاتھ
غازی کو تصور میں نظر آئے کٹے ہاتھ

القصہ ہوا غسل و کفن شیرِ خدا کا | تابوت میں رکھا گیا تن عقدہ کشا کا
سب نے کیا دیدار رخِ قبلہ نما کا | تابوت اٹھا آپ شہِ صدق و صفا کا
ظاہر میں اٹھائے تھے پسر شاہِ نجف کو
تابوت رواں آپ تھا مدفن کی طرف کو

دفنا کے حسنؑ آ رہے تھے اپنے پدر کو | رستے میں صدا آئی یہ زہراؑ کے پسر کو
محسن مرے کس طرح سنبھالوں میں جگر کو | آتا نہیں اب کس لیے عاجز کی خبر کو
ہو بات جو مرضی کے خلاف اے مرے محسن
وہ میری خطا کر دے معاف اے مرے محسن

آواز پہ فرزندِ یداللہ جو پہنچا | نابینا اپاہج کو تڑپتا ہوا پایا
احوال جو پوچھا تو وہ معذور یہ بولا | آتا تھا عیادت کو مری عبدِ خدا کا
کچھ غم نہیں کھانا جو نہیں کھایا ہے بھائی
یہ تیسرا دن ہے وہ نہیں آیا ہے بھائی

شبرؑ نے کہا نام تھا کیا اس نے بتایا | وہ بولا کبھی نام بھی میں نے تو نہ پوچھا
کہتا تھا کہ خادم ہوں میں مخلوقِ خدا کا | ہاں رنگِ کلام اس سے بہت ملتا ہے تیرا
تیری بھی مدارات کا انداز وہی ہے
تو وہ تو نہیں ہاں مگر آواز وہی ہے

رو کر کہا شبرؑ نے کہ اے بندۂ خالق | وہ باپ ہمارے تھے علیؑ مصحفِ ناطق
دشمن تھے بہت ان کے جو کفار و منافق | مسجد میں تھا سجدے میں وہ اللہ کا عاشق
ظالم نے کیا قتل انہیں تیغِ دو دم سے
ہم بھی ہوئے محروم اب اس ابرِ کرم سے

دفنا کے ہم آئے ہیں اسی بحرِ عطا کو | یہ سن کے رہی تاب نہ معذورِ گدا کو
دینے لگا آواز یہ رو رو کے خدا کو | پہچان سکا میں نہ انیس الغربا کو
اس جرم پہ دوزخ سے بچا لے مجھے یارب
کیا لطف ہے جینے کا اٹھا لے مجھے یارب

مقبول دعا ہو گئی اس مردِ خدا کی | بس ہائے علیؑ منہ سے کہا اور قضا کی
خاموش ظہور اب کہ یہ ساعت ہے دعا کی | ہے تجھ پہ بالطاف نظر آلِ عبا کی
دکھ مومنوں کے دور کئے جاتے ہیں مولاؑ
غم تیرے بھی کافور کئے جاتے ہیں مولاؑ

www.emarsiya.com

ولید نے جو نوشتہ یزید کا پایا | امامِ عصر کو دارالامارہ بلوایا
سوالِ بیعتِ فاجر زباں پہ جب لایا | جواب میں یہ شہنشاہِ دیں نے فرمایا
نہ کر ولید تقاضہ شتابِ بیعت کا!
میں سب کے سامنے دوں گا جواب بیعت کا

یہ بات کہہ کے چلا گھر جو دلبرِ زہراؑ | کہا ولید سے مرواں نے وقت ہے اچھا
شہید کر دے کہ اس دم حسینؑ ہے تنہا | کہا امامؑ نے مردود بک رہا ہے کیا
علیؑ کا شیر ہوں دشمن یہ تجھ پہ حال نہیں
مجھے شہید کرے تو تری مجال نہیں

ہوئی بلند جو آوازِ شاہِ نیک اساس | عزیز آ گئے در سے امامِ عصر کے پاس
ادب شناس تھے بولے یہ حضرتِ عباسؑ | حضور کیا ہوا کیوں ہو رہے ہیں آپ اداس
جو حکم ہو ابھی گستاخ کو سزا دوں میں
زباں دراز کا نام و نشاں مٹا دوں میں

امامِ عصر پکارے خفا نہ ہو بھائی | سنو زمانے کی باتیں نہ کچھ کہو بھائی
جو تجھ سے پیار ہے رنج و الم سہو بھائی | خدا کی راہ میں ثابت قدم رہو بھائی
بڑھو نہ آگے جو ہے تم کو پاس بھائی کا
نہیں ہے وقت ابھی زور آزمائی کا

گھر اپنے شاہِ غریب الدیار پہنچے جب　　کھڑی تھیں در سے لگی انتظار میں زینبؑ
بلائیں لیکے برادر سے عرض کی با ادب　　ذرا بتایئے تو کیوں کیا گیا تھا طلب
ہجومِ غم سے مری جان نکلی جاتی ہے
صدائے گریۂ بنتِ رسولؐ آتی ہے

پکارے سرورِ کونین کیا بتائیں بہن　　نہ سن سکو گی اگر حالِ دل سنائیں بہن
یہ عزم ہے کہ وطن اپنا چھوڑ جائیں بہن　　نہائیں خون میں بستی نئی بسائیں بہن
مطیعِ کفر ہو شبیرؑ سے یہ دیں نہیں ممکن
درِ یزید پہ رکھوں جبیں نہیں ممکن

یہ کہہ کے حکم دیا اپنے جاں نثاروں کو　　مدینہ چھوڑ دو۔ زادِ سفر درست کرو
اگر عزیز ہوں جائیں نہ میرے ساتھ چلو　　سفر یہاں سے نہیں یہ جہان سے سمجھو
نہ آ سکے گا جو ہمراہ میرے جائے گا
جو آئے گا خبرِ مرگ لیکر آئے گا

یہ سنکے خانۂ شبیرؑ میں ہوا یہ کہرام　　درست کرنے لگے زادِ راہ خاص و عام
یہ حال دیکھ کے بولے امامِ عرش مقام　　چلیں گے ساتھ جو میرے وہ سن لیں اپنے نام
رقم جو نام تھے پڑھکر سنا دیئے سب کو
دیا نہ اذنِ سفر کا جنابِ زینبؑ کو

www.emarsiya.com

ایک آہ بھر کے پکاری یہ بنتِ شیرِ اللہ　　حسینؑ مجھ کو نہ ہمراہ لے چلو گے آہ
بتاؤ تو مجھے زینبؑ سے کیا ہوا ہے گناہ　　گلے لگا کے یہ بولے امامِ عالی جاہ
بہن فقیہ ہو کس طرح جاؤ گی گھر سے
ملا نہ اذن اگر تم کو اپنے شوہر سے

سمجھ کے مسئلہ اذن۔ دخترِ حیدر　　ردا لپیٹ کے پہنچیں شتاب اپنے گھر
علیل و صاحبِ بستر تھے آپ کے شوہر　　سلام کر کے یہ گویا ہوئیں بہ دیدۂ تر
مدینہ لٹتا ہے کچھ ہے تمہیں خبر صاحب
حسینؑ چھوڑ کے جاتے ہیں آج گھر صاحب

یہ سن کے کانپتے بستر سے اٹھے عبداللہ　　زباں نہ کھل سکی دل کو قلق ہوا جانکاہ
سر اپنا پیٹ کے رونے لگے بہ اشک و آہ　　کہا سنبھال کے قلب و زباں بحالِ تباہ
کروں میں کیا کہ نقاہت سے غیر حالت ہے
نہ ساتھ جانے کی مجھ کو بڑی ندامت ہے

تم اپنے بھائی کے ہمراہ جاؤ میں خوش ہوں　　کرو نہ گریہ نہ آنسو بہاؤ میں خوش ہوں
خجل کرو نہ مجھے غم نہ کھاؤ میں خوش ہوں　　امامِ عصر کو جا کر سناؤ میں خوش ہوں
بتا کے حال سفارش یہ صاف کر دینا
خطا غلام کی مولاؑ معاف کر دینا

یہ سن کے چلنے کو تھیں بنتِ فاطمہؑ گھر سے | مگر ٹھہر گئیں ارشادِ ابنِ جعفرؑ سے
یہ دیکھا اٹھتے ہیں عبداللہؑ اپنے بستر سے | ہوئے ہیں طالبِ امداد بنتِ حیدرؑ سے

پکڑ کے ہاتھ اٹھایا تو اضطراب میں تھے
وہاں گئے جہاں فرزند محوِ خواب میں تھے

جگا کے عونؑ و محمدؑ کو رو کے فرمایا | اٹھو اٹھو مرے شیرو جہاں میں حشر آیا
مدینہ چھوڑ رہا ہے بتولؑ کا جایا | مجھے تو ضعف و مرض نے ہے خون رلوایا

بجائے میرے رہو تم شہِ زماں کے ساتھ
اٹھو حسینؑ کی نصرت کو جاؤ ماں کے ساتھ

وہ کام کرنا کہیں سب کہ شیرِ نر ہو تم | ہنر ہیں جعفرِ طیار کے پسر ہو تم
نہالِ گلشنِ اسلام کے ثمر ہو تم | ضعیف باپ کی راتوں کے دو قمر ہو تم

نہ سمجھے کوئی دُکھی دم، یہ بھوکے پیاسے ہیں
یہ شور ہوا اسد اللہ کے نواسے ہیں

کہا یہ دخترِ زہراؑ سے پھر بچشمِ نم | خبر نہیں ہمیں کیا ہے خیالِ شاہِ امم
کہا ہے تم نے سفر ہے برائے ملکِ عدم | جو آئے وقت تو زینبؑ تمہیں خدا کی قسم

فدائے شہ ہو محمدؑ۔ تمہاری جانب سے
نثار عونؑ کو کرنا، ہماری جانب سے

چلیں یہ جنگ کو جس دم نہ تم بکا کرنا | خدا قبول کرے نذر یہ دعا کرنا
نہ دودھ بخشنے میں دیر اک ذرا کرنا | جو یہ شہید ہوں، تم شکرِ حق ادا کرنا

اٹھا کے لائیں جو شہ جاں بلب دلیروں کو
تو میری سمت سے بھی پیار کرنا شیروں کو

کرو جو پیار تو اس بات کا خیال رہے | جگر میں درد ہو، آنسو نہ آنکھ سے ٹپکے
تڑپتے دل کو دبا دینا صبر کی سل سے | ہے ماں کو مامتا سے بیکلی، کوئی نہ کہے

یہ غل ہو صابرہ، مثلِ بتولؑ ہے زینبؑ
کبھی حسینؑ نہ سمجھیں ملول ہے زینبؑ

کیا سلام گئیں لیکر اپنے پیاروں کو | حسینؑ کر رہے تھے جمع غمگساروں کو
جو دیکھا شاہ نے ہمشیر کے دلاروں کو | گلے لگا لیا مہتاب نے ستاروں کو

ظہورؔ، غم سے کلیجہ فگار ہونے لگا
سوارِ دوشِ محمدؐ سوار ہونے لگا

www.emarsiya.com